غالب کی غزل گوئی

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

مرزا اسداللہ خاں غالب ایک نابغۂ روزگار شاعر تھے، وہ اقلیم سخن کے شہنشاہ تھے۔ انھیں مملکت شاعری کا یکتا اور نابغہ شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ نہ صرف اردو میں بلکہ عالمی شاعری میں بھی ان کو اہم مقام عطا کیا جاتا ہے۔ انھوں نے اردو غزل کے مختصر سانچے میں انسان کی پوری زندگی کو ڈھال دیا۔ عشق و محبت، درد و غم، خوشی و مسرت، زیست و موت، دنیا و آخرت، فلسفہ و تصوف اور جتنے مضامین ممکن ہیں، ان سب کا تخلیقی اظہار ان کی غزلوں میں پایا جاتا ہے۔ تخیل کی نزاکت، تصور کی لطافت، فکری بلندی، سبھی کی ان غزلوں میں فراوانی ہے۔ انھوں نے ہی سب سے پہلے اردو غزل کو ایک سائنٹفک سوچ دی، اس کو سوچنے اور سمجھنے کا سلیقہ دیا۔ ان سے پہلے بھی غزل گوئی ہو رہی تھی، ولی اور میر تقی میر اور میر درد وغیرہ کی غزل گوئی کا چرچا عام تھا، مگر ان کے یہاں مضامین میں وہ تنوع، دل کشی اور ندرت کاری کا وہ لمس نہیں تھا، جو غالب نے اردو غزل کو دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی ان کی غزلوں کے اشعار کو زندگی کے مختلف مواقع پر دہرایا جاتا ہے اور اس سے سبق و عبرت حاصل کی جاتی ہے۔ غالب کی بعض غزلیں اتنی مقبول عام ہیں کہ ان کو موسیقی کی دھن پر گایا گیا اور اس کو محفلوں اور تقریبوں کی زینت بنایا گیا۔

مرزا غالب کا مجموعہ بہت مختصر ہے، دوسرے شعرا کے مقابلے میں ان کی غزلوں کی تعداد بہت کم ہے، مگر جو کچھ ہے، وہ بے مثال ہے۔ وید مقدس کے بعد غالب کے دیوان کو ہی ہندستان میں تبرک کا درجہ حاصل ہے۔ ان کے درجے کو آج تک کوئی اردو کا شاعر نہیں پا سکا۔ ناقدان سخن نے بھی کڑی کسوٹی پر ان کے کلام کو پرکھا، معاصرین نے بھی ان پر تنقید کی، اور سبھی نے ان کی شاعری اور غزل گوئی کی انفرادیت کا کلمہ پڑھا۔ تخیل کی بلند پروازی اور افکار کی عظمت کا جو خزانہ غالب کی اردو شاعری میں ہے، وہ آج بھی بے مثال ہے۔ ان کی مقبولیت اور محبوبیت کو آج تک کوئی ناقد یا شاعر چیلنج نہیں کر سکا۔ آج سب سے زیادہ اردو شاعری میں جس شاعر کی تخلیقات مطالعہ انہماک سے کیا جاتا ہے، وہ غالب ہی ہیں۔

غالب نے اپنی غزلوں میں نہ صرف اپنی زندگی کے نشیب و فراز، اپنے دکھ درد، حسرت و یاس اور اپنے سوانحی احوال کا اظہار کیا ہے، بلکہ اس وقت کے سیاسی اور سماجی احول و آثار کو بھی اپنی غزلوں میں جگہ دی ہے۔ ۱۸۵۷ء کے بعد دلی اور اہل دلی پر جو مصیبت ٹوٹی ان سب کا تخلیقی بیان ان کی شاعری میں ملتا ہے۔ اس عہد کی سیاسی اور سماجی تاریخ کو ترتیب دینے اور اس کا سچا حال بیان کرنے کے لیے غالب کی شاعری اور ان کی غزلوں کا مطالعہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ علامہ اقبال نے انھی کے طرز غزل گوئی کی پیروی کی اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے بانگ درا میں شامل نظم میں یہ کہا کہ 'لطف گویائی میں تیری ہمسری ممکن نہیں۔''

غالب کے چند مشہور زمانہ اشعار یہاں درج کرتا ہوں۔

درد منت کش دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا، برا نہ ہوا

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

یہ مسائل تصوف، یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

DR ABRAR AHMAD

URDU DEPARTMENT BM COLLEGE RAHIKA, MADHUBANI

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.